ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

امام شاطبی کی فقہی خدمات: نظریہ مقاصد کا اختصاصی مطالعہ

The Jurisprudential Contributions of Imam Al-Shatibi: A Specialized Study on the Theory of Maqasid

Muhammad Yaqoob
Visiting Lecturer Department of Islamic Studies, Ghazi University, D. G.Khan.
Email: myaqoobsher222@gmail.com
Asad Ghafoor
Lecturer, Department of Islamic Studies,
University of Agriculture, Faisalabad
Hafiz Abu Bakar Idrees
M Phil, Institute of Islamic Studies,
University of the Punjab, Lahore, Pakistan.

Abstract

*This study focuses on the jurisprudential contributions of Imam Al-Shatibi, particularly through the lens of his theory of Maqasid al-Shariah (objectives of Islamic law). Imam Al-Shatibi, a renowned scholar of Islamic jurisprudence, is celebrated for his pioneering work in defining and elaborating the goals and purposes of Shariah. This research investigates his unique approach to the theory of Maqasid, exploring how he articulated the objectives of Islamic law and how these objectives inform legal reasoning and decision-making. By analyzing Imam Al-Shatibi's seminal work, *Al-Muwafaqat*, the study delves into his principles regarding the preservation of religion, life, intellect, lineage, and property. It examines how his theoretical framework addresses contemporary legal issues and influences modern Islamic legal thought. This specialized study aims to provide a comprehensive understanding of Imam Al-Shatibi's impact on jurisprudential theory, emphasizing his contribution to the development of a purposive approach in Islamic law and its practical applications in addressing evolving legal and social challenges.*

Keywords:*Imam Al-Shatibi, Maqasid al-Shariah, Islamic jurisprudence, legal theory, Al-Muwafaqat, purposive approach, Shariah objectives.*

تعارف موضوع

امام شاطبی رحمہ اللہ اسلامی فقہ میں ایک اہم مقام رکھتے ہیں، خاص طور پر نظریہ مقاصد شریعت کے حوالے سے ان کی خدمات قابلِ تحسین ہیں۔ انہوں نے شریعت اسلامی کے مقاصد کی تعیین اور وضاحت کے لیے جو علمی بنیاد فراہم کی، وہ اسلامی قانون کے دائرے میں ایک انقلابی کام سمجھا جاتا ہے۔ امام شاطبی کی مشہور کتاب الموافقات میں انہوں نے دین، جان، عقل، نسل اور مال کے تحفظ کو شریعت کے بنیادی مقاصد قرار دیا۔ یہ تحقیق ان کے نظریہ مقاصد کے خصوصی مطالعے پر مرکوز ہے، جس میں ان کی اصولی تشریحات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ یہ مطالعہ اس بات کو واضح کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ امام شاطبی کا نظریہ مقاصد شریعت کس طرح عصری قانونی مسائل کا حل فراہم کرتا ہے اور جدید اسلامی فقہ پر کس طرح اثر انداز ہوا ہے۔ ان کے کام میں موجود گہرائی اور بصیرت اسلامی قانون میں ایک مقصدی اور عملی رویے کو فروغ دینے کے لیے ایک اہم ذریعہ فراہم کرتی ہے۔ اس تحقیقی جائزے کا مقصد امام شاطبی کی علمی خدمات کو نہ صرف خراج تحسین پیش کرنا ہے بلکہ ان کی فکر کو عصر حاضر کے قانونی اور سماجی چیلنجز کے تناظر میں اجاگر کرنا بھی ہے۔

نام ونسب وپیدائش

آپؒ کا پورا نام ابراہیم بن موسیٰ بن محمد اللخمی الغرناطی ہے۔ آپؒ زمانہ کے مشہور فقیہہ، مجتہد، مفسر، محدث، اصولی اور علوم عربیہ کے ماہر تھے۔ فروعات میں امام مالکؒ کے پیروتھے۔ آپؒ کے بلند فقہی مقام ومرتبہ کے باوجود کتب سیر آپؒ کی تاریخ ولادت کے بارے میں خاموش دکھائی دیتی ہیں تاہم آپؒ کے استاد ابو جعفر احمد بن زیات المتوفی 728ھ کی تاریخ وفات کے حساب سے اندازہ لگایا جائے تو آپؒ کی ولادت 720ھ کے قریب غرناطہ شہر میں ہوئی۔ 1

کنیت ولقب

آپؒ کی کنیت ابو اسحاق تھی جو بیٹے کی طرف نسبت کی وجہ سے پڑی، علماء سیر نے آپؒ کو مختلف القابات الحافظ، الامام، المجتہد وغیرہ القابات سے پکارا ہے تاہم جس نام کی وجہ سے آپؒ سب سے زیادہ مشہور ہوئے وہ الشاطبی ہے۔ 2

اسفار علی

آپؒ نے تفسیر، حدیث، فقہ واصول اور لغت سے متعلقہ جملہ علوم علماء غرناطہ ہی سے حاصل کیے۔ تمام عمر غرناطہ میں درس وتدریس میں مصروف رہے اور وہیں وفات پائی۔ 3

---

1 الشاطبی، ابو اسحاق ابراہیم بن موسیٰ، فتاویٰ الامام الاشاطبی، محقق، ابو الاحفان، تونس، نہج لواز الوردیۃ، الطبعۃ الثانیۃ، 1985م، ص:32۔

2 الجوی، محمد بن حسن، الفکر السامی فی تاریخ الفقہ الاسلامی، بیروت، دارالکتب العلمیۃ، الطبعۃ الاولیٰ، 1995م، ج:2، ص؛291۔/ احمد بابا التنبکتی، نیل الابتہاج بتطریز الدیباج، طرابلس، منشورات دارالکتب، الطبعۃ الثانیۃ، 2000م، ص:48۔

3 فتاویٰ الامام الشاطبی، ص:۳۲۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

اساتذہ وشیوخ

آپؒ نے کثیر تعداد میں علماء سے اکتساب علم کیا تاہم مشہور اساتذۃ میں ابن الفخار البیریؒ، ابو القاسم البتیؒ، ابو عبد اللہ التلمسانیؒ، ابو عبد اللہ المقریؒ، ابو سعید بن لب، ابو جعفر الشقوریؒ، ابو العباس القبابؒ اور عبد اللہ الحفارؒ وغیرہ کے نام شامل ہیں۔4

تلامذہ

آپؒ سے علماء کی بہت بڑی جماعت نے علم حاصل کیا جن میں ابو یحیٰ ابن عاصمؒ، قاضی ابو بکر بن ضمؒ، شیخ ابو عبد اللہ البیانیؒ وغیرہ کے نام زیادہ قابل ذکر ہیں۔5

کتب

آپؒ نے صرف ونحو، فقہ اور اصول و قواعد پر بے شمار کتب تحریر کیں جن میں مشہور کتب درج ذیل ہیں:

i. شرح جلیل فی النحو
ii. کتاب المجالس فی البیوع
iii. شرح الفیہ
iv. عنوان الاتفاق فی علم الاشتقاق
v. اصول النحو
vi. الموافقات
vii. الاعتصام
viii. الافادات والاِنشادات 6

وفات

تمام مترجمین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپؒ کی وفات آٹھ شعبان بروز منگل 790ھ کو غرناطہ میں ہوئی۔7

---

4 نیل الابتھاج، ص:۴۸، ۴۹۔

5 ایضاً، ص:50۔

6 ایضاً، ص:49۔/ فتاوی الامام الشاطبی، ص:43، 44۔/ البابانی، اسماعیل بن محمد امین، ھدیۃ العارفین، بیروت دار احیاء التراث العربی، (س-ن)، ج:1، ص:18۔

7 الفکر السامی، ج:2، ص:292۔/ ھدیۃ العارفین، ج:1، ص:18۔/ نیل الابتھاج، ص:50۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

منہج مقاصدی

علامہ شاطبیؒ وہ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے علم مقاصد شرعیہ کو باقاعدہ موضوع بنایا اور اپنی کتاب الموافقات میں کتاب المقاصد کے عنوان سے الگ باب قائم کیا، جبکہ اس سے قبل علماء نے اس علم پر قیاس وعلت اور وصف ومصلحت کے ذیل میں ابحاث فرمائیں۔ آپؒ نے مقاصد ومصلحت کا مفہوم مقاصدی تقسیمات ومدارج، مقاصد میں ترجیحات اور مقاصد کے پہچان کے طرق جیسے موضوعات پر تفصیلاً کلام کیا اور علم مقاصد شرعیہ کی نئی جہات متعارف کروائیں، یہی وجہ ہے کہ آپؒ کو اس فن میں امام ثالث کا درجہ حاصل ہے۔

مقصد کا مفہوم

آپؒ نے مقاصد شرعیہ کی کوئی تعریف تو بیان نہیں کی البتہ آپؒ کے نزدیک شریعت اسلامیہ کا بنیادی مقصد مصالح کا حصول اور مفاسد کو دور کرنا ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں لکھتے ہیں:

"ان وضع الشرائع انما ہو لمصالح العباد فی العاجل والآجل معا۔"8

"بے شک شریعت کے وضع کرنے کا مقصد فوری اور طویل المیعاد مصالح کا حصول ہے۔"

مقاصدی تقسیمات

علامہ شاطبیؒ مقاصد شرعیہ کو بنیادی طور پر درج ذیل دو اقسام میں تقسیم کرتے ہیں:

i. قصد الشارع

ii. قصد المکلف

چنانچہ فرماتے ہیں:

"والمقاصد التی ینظر فیها قسمان: احدهما یرجع الی قصد الشارع والآخر یرجع الی قصد المکلف۔"9

"زیر نظر مقاصد کی دو قسمیں ہیں۔ ان میں سے ایک تو شارع کے قصد کی طرف لوٹتی ہے اور دوسری مکلف کے قصد کی طرف۔"

i. قصد الشارع

علامہ شاطبیؒ قصد الشارع کی مزید درج ذیل چار ذیلی اقسام بیان کرتے ہیں:

i. قصد الشارع فی وضع الشریعۃ ابتداء

ii. قصد الشارع فی وضع الشریعۃ للافہام

---

8 الموافقات، ج:2، ص:9۔

9 ایضاً، ص:۷،۸۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

iii. قصد الشارع فی وضع الشریعۃ للتکلیف بمقتضاھا

iv. قصد الشارع فی دخول المکلف تحت احکام الشریعۃ10

i) قصد الشارع فی وضع الشریعۃ ابتداء

اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے ذمے جو کام مقرر کیے ہیں جنہیں شرعی اصطلاح میں تکالیف شرعیہ کہتے ہیں ان کا بنیادی مقصد دین و دنیا کے مصالح کا حصول ہے۔ چنانچہ علامہ شاطبیؒ فرماتے ہیں:

"ان وضع الشرائع انما ھو لمصالح العباد فی العاجل والآجل معا۔11

"بے شک شریعتوں کے وضع کرنے کا مقصد فوری اور طویل المیعاد مصالح کا حصول ہے۔"

پھر علامہ شاطبیؒ مصالح کو تین اقسام میں منقسم کرتے ہیں:

i. ضروریات

ii. حاجیات

iii. تحسینیات12

اس سے مراد وہ امور ہیں جن پر انسان کی دینی اور دنیاوی زندگی موقوف ہے۔ علامہ شاطبیؒ ضروری مصالح کی تعریف میں لکھتے ہیں:

"فأما الضروریة: فمعناھا انھا لا بدمنھا فی قیام مصالح الدین والدنیا بحیث اذا فقدت لم تجر مصالح الدنیا علی استقامة، بل علی فساد و تھارج وفوت حیاة وفی الاخری فوت النجاة والنعیم والرجوع بالخسران المبین۔"13

"ضروریہ وہ مقاصد ہیں جو دین و دنیا کے مصالح کے قیام کے لیے ناگزیر ہوں۔ جن کی یہ حیثیت ہے کہ ان کے مفقود ہونے کی صورت میں دنیا کے مصالح استوار نہیں رہ سکتے۔ بلکہ فساد و بدامنی اور انسانی زندگی کا ضیاع ہوگا۔ اور آخرت میں نجات اور جنت سے محرومی اور عظیم خسارہ لازم آئے گا۔"

علامہ شاطبیؒ کے نزدیک ضروری مصالح کی حفاظت ایجابی و سلبی دو پہلوؤں کے اعتبار سے ہے۔ اور ان کا دائرہ کار عبادات، عادات، معاملات اور جنایات سمیت تمام ابواب کو شامل ہے۔ عبادات کے اصول ایجابی پہلو کے اعتبار سے حفاظتِ دین کی طرف لوٹتے ہیں جیسے ایمان، کلمات شہادت کی زبان سے ادائیگی، نماز، زکوۃ، روزے اور حج وغیرہ۔ اور عادات بھی ایجابی پہلو کے اعتبار سے نفس اور عقل کی حفاظت کی طرف راجع ہوتی ہیں، جیسے کھانے پینے

---

10 الموافقات، ج:2، ص:8۔

11 ایضاً، ص:۹۔

12 ایضاً، ص:17۔

13 ایضاً، ص:۱۷، ۱۸۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

کی اشیاء، لباس، مکان اور ایسی ہی دوسری اشیاء کا حصول۔ اور معاملات ایجابی پہلو کے اعتبار سے نسل، نفس، مال اور عقل کی حفاظت کی طرف راجع ہوتے ہیں۔ اور جنایات کے ذریعے سلبی پہلو کے اعتبار سے ان تمام مقاصد خمسہ کی حفاظت ہوتی ہے۔14

مقاصد خمسہ

علامہ شاطبیؒ کے نزدیک ضروریات کی تعداد پانچ ہے اور ضروریات خمسہ میں سے دین کو سب سے اہم قرار دیتے ہیں پھر نفس کو۔ دین اور نفس کے بعد کبھی نسل کو مال اور عقل پر ترجیح دیتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

ومجموع الضروریات خمسة وھی حفظ الدین والنفس و النسل والمال والعقل۔"15

"ضروریات کا مجموعہ پانچ چیزیں ہیں اور وہ دین، نفس، نسل، مال اور عقل کی حفاظت ہے۔"

اور کبھی دین اور نفس کے بعد عقل کو نسل اور مال پر ترجیح دیتے ہیں، چنانچہ لکھتے ہیں:

"وھی الدین والنفس والعقل والنسل والمال۔"16

"ضروریات خمسہ پانچ ہیں، اور وہ دین، نفس، عقل، نسل اور مال ہے۔"

ان ضروریات خمسہ کی حفاظت پر اجمالی دلیل شریعت کا استقراء وتتبع ہے۔ یعنی استقراء شریعت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ادلہ شرعیہ سے ثابت ہونے والے احکام ان کلیاتِ خمسہ کی حفاظت کی طرف لوٹتے ہیں۔ چنانچہ علامہ شاطبیؒ لکھتے ہیں:

"فقد اتفقت الامة بل سائر الملل علی ان الشریعة وضعت للمحافظة علی الضروریات الخمس۔۔۔ وعلمھا عند الامة کالضروری ولم یثبت لنا ذلک بدلیل معین ولا شھد لنا اصل معین ممتاز برجوعھا الیه بل علمت ملاءمتھا للشریعة بمجموعة ادلة لا تنحصر فی باب واحد۔"17

"امت مسلمہ بلکہ تمام اہل ملل کا اس بات پر اتفاق ہے کہ شریعت ضروریات خمسہ کے تحفظ کی خاطر وضع کی گئی ہے۔۔۔ اور ان کا علم امت کے نزدیک انتہائی ضروری ہے۔ لیکن ہمارے ہاں ان کا ثبوت کسی معین دلیل پر مبنی نہیں اور نہ ہی کوئی مخصوص دلیل ایسی ہے جس کی جانب رجوع کیا جاسکے۔ بلکہ ان کلیات خمسہ کی شریعت سے مناسبت دلائل کے ایک مجموعہ سے معلوم ہوتی ہے جو کسی ایک باب تک محدود نہیں۔"

---

14 الموافقات، ج:2، ص:۱۸، ۱۹۔

15 ایضاً، ص:20۔

16 ایضاً، ج:3، ص:236۔

17 الموافقات، ج:1، ص:31۔

ii)حاجیات

حاجیات سے مراد وہ مصالح جو انسانی زندگی میں آسانی پیدا کرنے اور تنگی دور کرنے سے متعلق ہیں۔ چنانچہ علامہ شاطبیؒ حاجیات کی تعریف میں لکھتے ہیں:

"وأما الحاجيات فمعنا ها انها مفتقرا اليها من حيث التوسعة ورفع الضيق المؤدى فى الغالب الى الحرج والمشقة اللاحقة بفوت المطلوب، فاذا لم تراع دخل على المكلفين على الجملة الحرج والمشقة ولكنه لايبلغ مبلغ الفساد العادى المتوقع فى المصالح العامة۔"18

"حاجیات سے مراد وہ مصالح ہیں، جن کی ضرورت تنگی کو دور کرنے اور حرج ومشقت کو رفع کرنے کے لیے پیش آئے اور اگر ان کی رعایت نہ رکھی جائے تو مکلفین کی زندگی مشقت کی وجہ سے دوبھر ہو جائے، لیکن اس طرح کا فساد تصور نہ ہو، جو ضروری مصالح کو نظر انداز کرنے سے برپا ہوتا ہے۔"

علامہ شاطبیؒ کے نزدیک ضروریات کی طرح حاجیات کا دائرہ کار بھی عبادات، عادات، معاملات اور جنایات تمام کو شامل ہے۔ عبادات میں حرج کے خاتمے کے لیے رخصتیں رکھی گئی ہیں۔ لہٰذا مریض ومسافر کے لیے روزہ نہ رکھنا، مریض کو بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت، سفر میں قصر اور جمع بین الصلوٰۃ کا حکم اور تیمم کی اجازت اسی قبیل سے ہیں۔ عادات میں بری وبحری شکار کی اجازت، حلال وطیب چیزوں کے استعمال، لذیذ طعام، خوش پوشی، عالی شان مکان اور بہترین سواری رکھنے کی اجازت وغیرہ مصالح حاجیہ کے قبیل سے ہیں۔ معاملات اور تصرفات کی وہ تمام صورتیں جو قیاس اور قواعد کی رو سے ناجائز ہیں، لیکن مصالح حاجیہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان کو جائز قرار دیا گیا جیسکہ بیع، شراکت، مضاربت اور اجارہ کی مختلف انواع بیع الوفاء، سلم، استضاع، مزارعت، مساقات اور کرایہ داری وغیرہ۔ عقوبات میں مصالح حاجیہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے جو احکامات دیئے گئے، ان میں قتل خطاء کی صورت میں عاقلہ پر دیت عائد کرنا، نامعلوم قاتل کی وجہ سے قسامت کا اصول اپنانا، ولی مقتول کو قصاص معاف کرنے کا حق دینا، شبہات کی بناء پر حدود ساقط کرنا اور چیزیں تلف کرنے کی صورت میں صناع کو ضامن قرار دینا وغیرہ۔19

iii)تحسینیات

تحسینی مصالح کا تعلق اخلاق وعادات اور آداب زندگی سے ہے علامہ شاطبیؒ مقاصد تحسینیہ کی تعریف میں لکھتے ہیں:

"وأما التحسينيات فمعناها الاخذ بما يليق من محاسن العادات، و تجنب العادات، وتجنب المدنسات التى تأنفها العقول الراجحات وبجمع ذلك قسم مكارم الأخلاق۔"20

"اور تحسینیات سے مراد یہ ہے کہ انسان تمام اچھی عادات کو اختیار کرے اور ان ناشائستہ حالتوں سے پرہیز کرے جن کی سلیم عقلیں نفی کرتی ہیں۔ اور اسے مکارم اخلاق کی قسم میں جمع کیا جاتا ہے۔"

---

18 ایضاً، ج:2، ص:21۔

19 **الموافقات**، ج:2، ص:21، 22۔

20 ایضاً، ص:22۔

علامہ شاطبیؒ کے نزدیک ضروریات اور حاجیات کی طرح تحسینیات کا دائرہ عبادات، عادات، معاملات اور عقوبات کو شامل ہے۔ چنانچہ عبادات میں مصالح تحسینیہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے جو احکام دیئے گئے ان میں بدن، لباس اور جائے نماز کی پاکیزگی، شرمگاہ کو چھپانا، نجاستوں سے بچنا اور عمدہ لباس زیب تن کرنا، نفلی نمازوں، صدقات اور روزوں کی تلقین کے احکامات شامل ہیں۔ عادات میں خورد ونوش کے آداب، نجس اور مکروہ چیزوں سے اجتناب کی ہدایت اور بخل واسراف کی ممانعت سے متعلقہ احکام مصالح تحسینیہ پر مبنی ہیں۔ معاملات میں مصالح تحسینیہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے جو احکامات دیئے گئے ان میں نجس، مضر اشیاء، زائد پانی اور گھاس کی خرید وفروخت کی ممانعت، غلام کا شہادت اور امامت کے منصب کا اہل نہ ہونا، عورت کا امامت اور خود اپنا نکاح کرنے کے اہل نہ ہونا اور غلام کا آزادی اور اس کے متعلقات کو کتابت اور تدبیر کے ذریعہ طلب کرنا وغیرہ شامل ہیں۔ عقوبات کے باب میں مصالح تحسینیہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے جو احکامات دیئے گئے ان میں غلام کے بدلے آزاد کو قتل کرنے یا میدانِ جہاد میں راہبوں، بوڑھوں، بچوں اور عورتوں کو قتل کرنے کی ممانعت سے متعلقہ جملہ احکام شامل ہیں۔21

مکملات مصالح

شریعت کے بعض احکام وہ ہیں جنہیں مذکورہ تینوں مدارج ضروری، حاجیاتی اور تحسینی کا تکملہ اور تتمہ بھی کہا جاسکتا ہے۔ علامہ شاطبیؒ مکملات مصالح ضروریہ میں جن احکامات کو بیان کرتے ہیں ان میں قصاص میں مماثلت کا لحاظ، عورت کے لیے نفقہ مثل، اجرت مثل اور مضاربت مثل کو مقرر کرنا، اجنبی عورت کو دیکھنے اور اس کے ساتھ خلوت میں بیٹھنے کی ممانعت، تشابہات سے پرہیز، اذان وجماعت کی مشروعیت اور لین دین کے معاملات میں شھادتوں کو قائم کرنا وغیرہ شامل ہیں۔ مکملات مصالح حاجیہ میں نکاح میں کفو اور صغیرہ کے نکاح میں مہر مثل کا اعتبار کرنا، مرض وسفر میں جمع بین الصلوتین کی اجازت وغیرہ احکام کو بیان کرتے ہیں جبکہ مکملات مصالح تحسینیہ میں آداب طہارت کا خیال رکھنا، صدقات نافلہ میں پاک مال کا خرچ کرنا، عقیقہ اور قربانی وغیرہ میں افضل ترین جانور کا انتخاب کرنا وغیرہ احکام کو بیان فرماتے ہیں۔ مزید برآں آپؒ کے نزدیک حاجیات، ضروریات کا تتمہ ہوتی ہیں اور تحسینیات حاجیات کا تکملہ ہوتی ہیں۔ جبکہ اصل مصالح ضروریات ہیں۔22

ii) قصد الشارع فی وضع الشریعۃ لافھام

امام شاطبیؒ نے فہم شریعت کے حوالے سے شارع کے مقاصد کو درج ذیل دو مسئلوں میں بیان کیا ہے:

i. ان ھذہ الشریعۃ المبارکۃ عربیۃ23

ii. ھذہ الشریعۃ المبارکۃ امیۃ24

---

21 ایضاً. ص:22، 23۔

22 **الموافقات**، ج:2، ص:24، 25۔

23 ایضاً. ص:101۔

24 ایضاً. ص:109۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

ان دونوں مسئلوں کی وضاحت اس طرح ہے کہ شریعت اسلامیہ کے مقاصد کی تکمیل اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اس کو سمجھ نہ لیا جائے۔ اس کو سمجھنے کے لیے ان دونوں مسئلوں کا سمجھنا ضروری ہے۔ قرآن پاک عربی زبان میں نازل ہوا، یہی اس شریعت کا بنیادی مصدر ہے لہٰذا جس کو قرآن سمجھنا ہے وہ اسے عربوں کی زبان کے حوالے سے سمجھے اور یہی پہلے مسئلے کا مقصد ہے۔ جہاں تک دوسرے مسئلہ کا تعلق ہے تو یہ کہ عربوں کی اکثریت امی تھی، آپ ﷺ خود بھی امی تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے عربوں کے حالات کے مطابق ان کے مصالح کے تحفظ کے لیے شریعت نافذ کی۔

iii) قصد الشارع فی وضع الشریعۃ للتکلیف بمقتضاھا

اس سے مراد یہ ہے کہ شریعت کے وضع کرنے میں شارع کا مقصد، بندوں کو ان کی طاقت کے مطابق مکلف بنانا ہے۔ بندے انھی احکام کے مکلف ہیں جن کی ادائیگی پر وہ طاقت رکھتے ہیں۔ وہ احکام بندہ کی قدرت سے باہر ہوں تو بندہ یعنی مکلف اس کا ذمہ دار نہیں۔ علامہ شاطبیؒ مکلفین کی ذمہ داریاں جنہیں اصطلاح میں "التکلیف الشریعۃ" کہا جاتا ہے کی حدود بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ثبت فی الاصول أن شرط التکلیف أو سببه القدرة علی المکلف به، فمالا قدرة للمکلف علیه لا یصح التکلیف به شرعا وإن جاز عقلا۔"25

"علم الاصول میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ تکلیف کی شرط یا اس کا سبب مکلف کی قدرت ہے۔ جس کام پر مکلف کی قدرت نہ ہو گی، ایسے کام کی شرعاً تکلیف درست نہ ہو گی خواہ عقلاً جائز کیوں نہ ہو۔"

علامہ شاطبیؒ کے نزدیک تکلیف مالایطاق میں ایسے اوصاف بھی شامل ہیں جو انسان کی طبیعت میں شامل ہیں اور انسان ان پر قدرت نہیں رکھتا جیسے کھانے پینے کی خواہش کو ختم کرنا مطلوب نہیں ہے۔ اسی طرح بدنما جسم والے سے اسے خوبصورت بنانے کا مطالبہ نہیں کیا جاتا اور نہ ہی کسی ایسے نقص کو پورا کرنے کا مطالبہ کیا جاتا ہے جو انسان کے بس سے باہر ہو۔ ایسی چیزوں کا شارع نے نہ مطالبے کا قصد کیا ہے اور نہ ان سے نہی کا بلکہ ناجائز امور کی طرف جھکنے پر نفس کو دبانے اور جائز چیزوں کی طرف اعتدال کی حد تک پہنچانے کا مطالبہ کیا ہے، اور یہ اوصاف ان چیزوں میں سے ہیں جو انسان کے کسب کے تحت داخل ہیں۔26 اور کسبی اعمال وہ ہیں جن پر عمل پیرا ہونا مکلف کے لیے ممکن ہے اور ان تمام افعال کی انجام دہی مکلف سے مطلوب ہے، قطع نظر اس کے کہ یہ افعال فی نفسہ مطلوب ہیں یا کسی دوسرے فعل کے لیے مطلوب ہیں۔27

علامہ شاطبیؒ کے نزدیک مشتبہ اعمال کبھی تو کسبی معاملات میں شمار ہوتے ہیں اور کبھی تکلیف مالایطاق میں شمار ہوتے ہیں۔ مکلف پر جب مشتبہ امور میں سے یہ واضح ہو جائے کہ یہ تکلیف مالایطاق میں سے ہیں تو وہ ان کا ذمہ دار نہیں ہے تاہم اگر ان کا شمار کسبی معاملات میں ہو تو انسان اُن کا مکلف ہو گا اور اس کے ذمے ہو گا کہ وہ ان کی انجام دہی کرے۔28

---

25 **الموافقات**، ج:2، ص:171۔

26 **ایضاً**، ص:175۔

27 **ایضاً**، ص:178۔

28 **ایضاً**۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

جہاں تک ان اعمال کا تعلق ہے جو تکالیف شاقہ وشدیدہ کے قبیل سے ہیں، علامہ شاطبیؒ کہتے ہیں کہ بلاشبہ شارع نے تکالیف شاقہ وشدیدہ کا قصد نہیں کیا۔ اس ضمن میں آپؒ نے کئی آیات قرآنیہ سے استشہاد کیا ہے اور واضح کیا ہے کہ احکام کی بجا آوری میں مشقت کا وجود نہیں پایا جاتا۔ کیونکہ شریعت میں اگر سختی ہوتی تو اس پر عمل مشکل ہو جاتا اور شریعت میں تناقض واختلاف واقع ہو جاتا جو کہ منع ہے۔ جبکہ یہ بات ثابت ہے کہ شریعت نرمی اور آسانی پر وضع کی گئی ہے۔ تاہم شریعت کے احکام پر عمل درآمد کرنے میں جو محنت کرنی پڑتی ہے وہ مشقت نہیں ہے جیسکہ طلب معاش کے لیے کام کرنا مشقت میں نہیں ہے کیونکہ عادی امور میں سے اکثر ایسے ہوتے ہیں جن پر عمل سے پیدا ہونے والی مشقت کا فیصلہ کرنا ممکن نہیں ہوتا بلکہ اہل دانش اور عادی حضرات ایسے عمل کو جس میں وقفہ کرنا پڑے سستی کا نام دیتے ہیں اور اس کی مذمت کرتے ہیں۔ تکالیف کے سلسلے میں عادات کی یہی صورت ہے۔29

iv) قصد الشارع فی دخول المکلف تحت احکام الشریعۃ

اس سے مراد یہ ہے کہ بندوں کا کوئی کام ایسا نہیں جو احکام شریعت کے دائرہ کار میں نہ آتا ہو۔ بندوں کے تمام افعال، احساسات، ارادی وغیر ارادی اعمال سب شریعت کے ماتحت ہیں جو کوئی شریعت پر عمل کرے گا اسے انعام ملے گا اور جو اس کی مخالفت کرے گا اسے سزا ملے گی۔ مکلف کو احکام شریعت کے ماتحت کرنے میں شریعت کا بنیادی مقصد یہ کہ بندے خواہشات نفسانی کے پیچھے لگنے سے بچ جائیں اور وہ اللہ کے اختیاری طور پر بندے بن جائیں۔ چنانچہ علامہ شاطبیؒ اس ضمن میں فرماتے ہیں:

"المقصد الشرعي من وضع الشريعة إخراج المكلف عن داعية هواه حتى يكون عبدا لله اختيارا، كما هو عبدالله اضطراراً۔"30

"وضع شریعت سے شرعی مقصد مکلف کو اس کی خواہشات کے داعیہ سے نکالنا ہے، یہاں تک کہ وہ اختیاری طور پر بھی اللہ کا بندہ بن جائے جیسے کہ وہ اضطراری طور پر اللہ کا بندہ ہے۔"

علامہ شاطبیؒ فرماتے ہیں کہ نصوص صریحہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ بندوں کو اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اللہ کے اوامر ونواہی میں داخل ہونے کے لیے پیدا کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے احکام اللہ کے حکم کی مخالفت سے روکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ احکام الٰہی کی خلاف ورزی کرنے والوں کے لیے دنیا و آخرت میں سزائیں مقرر کی گئی ہیں۔31

علامہ شاطبیؒ کے نزدیک خواہشات نفسانی وحی کی ضد ہیں اور آپؒ نے خواہشات نفس کی پیروی کو دینی ودنیوی مصالح کے منافی قرار دیا ہے۔ اور یہ بات دیرینہ عادات وتجارب سے لوگوں کے ہاں معروف ہے اسی لیے سب لوگوں نے خواہشات کی پیروی سے روک دیا اور اس کا نام انہوں نے سیاست مدنیہ رکھا۔ گویا اس پر عقل ونقل دونوں کا اجماع ہے۔32

---

29 الموافقات، ج:2، ص:212، 213، 214۔
30 ایضاً، ص:289۔
31 ایضاً، ص:289۔ 290۔
32 ایضاً، ص:292۔

علامہ شاطبیؒ نے مکلف کے افعال کے ضمن میں چند قواعد بھی بیان کیے ہیں مثلاً

i) جو عمل بھی محض خواہش کی اتباع کے طور پر کیا جائے اور اس میں امر و نہی یا تخییر کا لحاظ نہ رکھا جائے وہ علی الاطلاق باطل ہے۔33

ii) خواہش کی اتباع مذموم راستہ ہے خواہ یہ محمود کے ضمن میں آتا ہو کیونکہ جب یہ بات واضح ہو گئی کہ اس کی وضع شریعت کی وضع سے متصادم ہے تو عمل کے دوران جہاں کہیں اس کے مقتضی سے ٹکراؤ ہو گا وہ خطرناک ہو گا۔34

iii) احکام شریعت کی تکمیل کے دوران خواہش کی اتباع اپنی اغراض کا حلیہ ہے جیسکہ ریاکار لوگ دوسروں کو دکھانے کے لیے اعمال صالحہ کو درست طور پر سرانجام دیتے ہیں۔35

علامہ شاطبیؒ اس نوع کے تحت مقاصد کو دو اقسام مقاصد اصلی اور تبعی میں تقسیم کرتے ہیں۔ مقاصد اصلیہ وہ ہیں جن میں مکلف کے حظ کو کچھ دخل نہیں ہوتا جیسکہ ضروریات خمسہ وغیرہ۔ پھر مقاصد اصلیہ ضروریہ کو دو اقسام ضروریہ عینیہ اور ضروریہ کفائیہ میں تقسیم کرتے ہیں36 جبکہ مقاصد تابعہ وہ ہیں جن میں مکلف کی دلچسپی اور حظ کو دخل ہوتا ہے۔ اور خواہشات کے حصول، مباحات سے فائدہ اٹھانے اور حاجات کو پورا کرنے سے متعلق ہوتے ہیں۔ اور مکلف ان کو اپنی جدوجہد کے مطابق حاصل کرتا ہے۔37

ii) قصد المکلف

مکلف کے تکلیف شرعی کے حوالے سے مقاصد وہ موضوع ہے جس پر علامہ شاطبیؒ نے سب سے آخر میں بحث کی ہے۔ اور اس ضمن میں بارہ مختلف مسائل کا تذکرہ کیا ہے، جن کی بعض تفاصیل یہ ہیں۔

علامہ شاطبیؒ کے نزدیک اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے اور مقاصد میں عبادت اور عام تصرفات میں اس کا اعتبار کیا جاتا ہے۔ عبادات اور عادات کے الگ الگ مقاصد ہیں پھر عبادات میں واجب اور غیر واجب کے مقاصد میں فرق ہے جبکہ عادات میں واجب، مندوب، مباح، مکروہ، حرام، صحیح، فاسد وغیرہ کے احکام میں فرق ہے۔ ایک ہی کام میں اگر درست نیت ہو تو وہ عبادت بن جاتا ہے، اور اگر نیت درست نہ ہو تو وہ عبادت نہیں رہتا۔ جیسکہ سجدہ اگر اللہ تعالیٰ کے لیے کیا جائے تو وہ عبادت ہے اور اگر بُت کے لیے کیا جائے تو وہ کفر بن جاتا ہے۔38

مکلف کے قصد کے بارے میں دوسرا مسئلہ بیان فرماتے ہوئے علامہ شاطبیؒ کا کہنا ہے کہ مکلف کا قصد شریعت کے قصد سے متضاد نہ ہو کیونکہ شریعت بندوں کے مصالح کی تکمیل کے لیے بنائی گئی ہے اور مکلف سے مطلوب صرف یہ ہے کہ وہ اپنے افعال میں اسی کے مطابق چلے اور شارع کے قصد کے

---

33 ایضاً، ص:۲۹۵۔

34 الموافقات، ص:۲۹۸۔

35 ایضاً، ص:۲۹۹۔

36 ایضاً، ص:300۔

37 ایضاً، ص:302، 303۔

38 ایضاً، ج:3، ص:7، 8، 9۔

خلاف قصد نہ کرے۔ مکلف کو اس لیے پیدا کیا گیا ہے کہ وہ اللہ کی عبادت کرے اور اسی پر دنیا و آخرت میں بدلہ ملتا ہے39 لہٰذا مکلف کو چاہیے کہ شریعت کے مشروع احکام پر عمل کرے اور جس نے تکالیف میں خلاف مشروع چیز تلاش کی تو اس کا عمل باطل ہے۔40

علامہ شاطبیؒ نے شارع و مکلف کے قصد کے مابین موافقت اور مخالفت کے مختلف احوال بھی بیان فرمائے ہیں۔ مثلاً

i) جب مکلف کا عمل شارع کے حکم کے موافق ہو قصداً اور فعلاً۔ اس حالت کے صحیح ہونے پر کوئی اشکال نہیں جیسکہ نماز، روزہ، زکوۃ، حج وغیرہ کی ادائیگی، معروفات پر عمل کرنا اور منہیات سے بچنا۔

ii) دوسری حالت یہ کہ جب مکلف کا عمل قصداً اور فعلاً شارع کے حکم کے منافی ہو۔ اس حالت کے باطل ہونے پر کوئی اشکال نہیں۔ جیسکہ واجبات کو ترک کرنا اور محرمات کا ارتکاب کرنا۔

iii) تیسری حالت یہ کہ مکلف کا عمل تو شارع کے حکم کے موافق ہو لیکن قصد حکم کے منافی ہو اور وہ اس کو جانتا نہ ہو۔ اس سے بندہ اگرچہ گناہ گار ہوتا ہے لیکن اس سے مصلحت فوت نہیں ہوتی جیسکہ کوئی اپنی بیوی سے صحبت کرنے والا یہ گمان کر رہا ہو کہ وہ کسی اجنبی عورت سے صحبت کر رہا ہے یا کوئی جلاب پینے والا یہ گمان کرے کہ وہ شراب پی رہا ہے۔41

iv) چوتھی صورت یہ کہ مکلف کا فعل تو شارع کے حکم کے موافق ہو اور اس موافقت کو جاننے کے باوجود اس کا قصد شارع کے حکم کے خلاف ہو۔ اس صورت کے باطل ہونے میں بھی کسی کا اختلاف نہیں جیسکہ ریاکاری کے لیے نماز پڑھنا اور دیگر عبادات سرانجام دینا وغیرہ۔

v) پانچویں حالت یہ کہ مکلف کا عمل شارع کے حکم کے منافی ہو جبکہ قصد شارع کے حکم کے مطابق ہو۔ اور مکلف کو اس مخالفت کا علم بھی ہو تو یہ بالاتفاق مذموم ہے جیسکہ دین میں نئی نئی بدعات نکالنا وغیرہ۔42

vi) چھٹی حالت یہ کہ مکلف کا عمل شارع کے حکم کے منافی ہو جبکہ قصد شارع کے حکم کے مطابق، اور مکلف کو اس مخالفت کا علم نہ ہو۔ تو اس صورت میں عبادات میں جہل کو نسیان پر مرتب کیا جائے گا جبکہ معاملات میں وہ دانستہ کام کرنے والا شمار ہو گا۔43 اس مسئلہ میں امام شاطبیؒ نے تعارض کی وجوہ کے مختلف قواعد بھی بیان کیے ہیں۔ آپؒ نے مکلف کے مقاصد کو مسئلۃ الحیل کے ساتھ مکمل کیا ہے۔ اس بحث میں آپؒ نے احکام شرعیہ کی تحلیل کی ہے اور ضروری احکام کی وضاحت فرمائی ہے۔

درجہ اجتہاد میں مقاصد شرعیہ کا مقام

علامہ شاطبیؒ کے نزدیک علم مقاصد شرعیہ کے فہم کو درجہ اجتہاد میں بہت اہم مقام حاصل ہے۔ کوئی شخص اس وقت تک درجہ اجتہاد کو نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ مقاصد شرعیہ کا مکمل فہم حاصل نہ کرلے اور اس فہم کی بنیاد پر استنباط احکام کا ملکہ حاصل نہ کرلے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

---

39 الموافقات، ج:3، ص:۲۳، ۲۴۔

40 ایضاً، ص:28۔

41 ایضاً، ص:۳۴۔

42 ایضاً، ص:37۔

43 ایضاً، ص:۴۲۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

"انما تحصل درجة الاجتهاد لمن اتصف بوصفين احدهما فهم مقاصد الشريعة على كمالها والثانى الممكن من الاستنباط بناءً على فهمه فيها۔"44

"درجہ اجتہاد صرف اسے حاصل ہوتا ہے جو دو صفات سے متصف ہو۔ ایک یہ کہ مقاصدِ شریعت کی اسے پوری پوری سمجھ ہو اور دوسرا یہ کہ اس سمجھ کی بناء پر اسے استنباط سے رسوخ ہو۔"

مزید بر آں آپؒ نے شارع کے مقاصد کی معرفت کے درج ذیل مختلف احوال بھی بیان فرمائے ہیں:

i. مقاصد شارع کو عربی زبان کے تقاضوں کے مطابق سمجھنا45

ii. محض اوامر و نواہی کی پہچان سے شارع کے مقاصد کی معرفت

iii. اوامر و نواہی کی علتوں کی پہچان سے شارع کے مقاصد کی معرفت

iv. مقاصد اصلیہ و تبعیہ کی پہچان سے شارع کے مقاصد کی معرفت

v. مقتضی کے باوجود مسکوت عنہ مسائل کی پہچان سے شارع کے مقاصد کی معرفت46

vi. استقراء شریعت سے شارع کے مقاصد کی معرفت47

امام شاطبی کی فقہی خدمات اور نظریہ مقاصد شریعت کے حوالے سے تحقیق کے اختتام پر درج ذیل تجاویز و سفارشات پیش کی جاسکتی ہیں:

1. عصری اجتہاد میں نظریہ مقاصد کی اہمیت

- اجتہاد اور قانون سازی کے عمل میں امام شاطبی کے نظریہ مقاصد کو مرکزی حیثیت دی جائے تاکہ جدید دور کے سماجی، اقتصادی اور سیاسی مسائل کا حل تلاش کیا جاسکے۔
- فقہا اور قانون دانوں کو امام شاطبی کے اصولوں پر مبنی ایک مقصدی اور متوازن اپروچ اپنانے کی ترغیب دی جائے۔

2. تعلیمی نصاب میں شمولیت

- امام شاطبی کے نظریات اور ان کی کتاب الموافقات کو اسلامی قانون کے نصاب میں شامل کیا جائے تاکہ طلبہ ان کی علمی بصیرت سے مستفید ہو سکیں۔
- مقاصد شریعت پر الگ سے کورسز متعارف کروائے جائیں، جن میں امام شاطبی کے نظریات کو خاص طور پر زیر بحث لایا جائے۔

3. تحقیقی مطالعے کو فروغ دینا

- امام شاطبی کی فکر پر مزید تحقیقی کام کیا جائے، خاص طور پر ان کے نظریات کے عصری اطلاقات پر مقالے اور کتب تحریر کی جائیں۔

---

44 الموافقات، ج:5، ص:42۔

45 ایضاً، ج:2، ص:101۔

46 ایضاً، ج:3، ص:134، 135، 139، 156۔

47 ایضاً، ج:1، ص:31۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

- مقاصد شریعت پر ہونے والے قدیم اور جدید کام کا تقابلی مطالعہ کیا جائے تاکہ امام شاطبی کے نظریات کی جامعیت اور جدت واضح ہو۔

.4 عصری مسائل کے حل کے لیے رہنمائی

- معاصر قانونی، سماجی اور اقتصادی چیلنجز جیسے انسانی حقوق، سماجی انصاف، اور گلوبلائزیشن کے مسائل کو امام شاطبی کے نظریہ مقاصد کی روشنی میں حل کرنے کی کوشش کی جائے۔
- اسلامی معاشرت میں خواتین کے حقوق، تعلیم، اور معاشی استحکام جیسے مسائل پر مقاصد شریعت کے اطلاق پر توجہ دی جائے۔

.5 عالمی سطح پر نظریہ مقاصد کا فروغ

- امام شاطبی کے نظریات کو بین الاقوامی سطح پر مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے متعارف کرایا جائے تاکہ غیر مسلم محققین بھی ان کی علمی خدمات سے آگاہ ہو سکیں۔
- اسلامی ممالک کی قانون سازی میں مقاصد شریعت کو کلیدی حیثیت دینے کے لیے فکری مکالمے اور کانفرنسز کا انعقاد کیا جائے۔

.6 اسلامی قانون کی تشکیل میں رہنمائی

- اسلامی قانون کے ماہرین امام شاطبی کے نظریات کی روشنی میں ایسے قوانین تشکیل دیں جو نہ صرف اسلامی تعلیمات کے مطابق ہوں بلکہ معاصر ضروریات کو بھی پورا کریں۔

.7 دیگر فقہی مکاتبِ فکر سے استفادہ

- امام شاطبی کے نظریہ مقاصد کا دیگر فقہی مکاتب فکر کے نظریات کے ساتھ تقابلی مطالعہ کیا جائے تاکہ اس کی جامعیت کو مزید واضح کیا جا سکے۔

یہ تجاویز امام شاطبی کے نظریہ مقاصد کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ اسے عصری دور میں مؤثر طور پر استعمال کرنے کے لیے عملی رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔

خلاصہ بحث

الغرض علامہ شاطبیؒ نے علم مقاصد شریعہ کو نئی جہتیں بخشیں، اور اس علم کو واضح اور منقح انداز میں پیش کیا۔ آپؒ سے قبل علماء اصول نے اصول فقہ پر مبنی کُتب میں قیاس وعلت کی بحث میں اس علم پر ضمنی ابحاث کیں تاہم آپؒ وہ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے اس علم کو باقاعدہ موضوع بنایا۔ اپنی کتاب الموافقات میں کتاب المقاصد کے عنوان سے سات سو سے زائد صفحات پر مشتمل باب قائم کیا۔ آپؒ کے نزدیک شریعت کا بنیادی مقصد مصالح کا حصول ہے۔ آپؒ نے مقاصد کو دو بڑی اقسام مقاصد الشارع اور مقاصد المکلف میں تقسیم کیا۔ پھر مقاصد الشارع کو چار بڑی ابحاث قصد الشارع فی وضع الشریعۃ ابتداء، قصد الشارع فی وضع الشریعۃ للافہام، قصد الشارع فی وضع الشریعۃ للتکلیف بمقتضاھا اور قصد الشارع فی دخول المکلف تحت احکام الشریعۃ میں سمویا جو ضروری، حاجی اور تحسینی مقاصد وتکملات، دنیوی مصالح ومفاسد، مصلحت ومفسدہ میں تعارض، شرعی مصالح کی ابدیت اور کلیت، شریعت کے عربی زبان اور اُمی ہونے، الفاظ کی معانی پر دلالت، ثانوی معنی سے استنباط احکام اور فقہاء کا اختلاف، قدرت کے شرط ہونے، تکلیف مالایطاق، اوصاف

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

طبعیہ، مشقت، تکالیف شاقہ، عادی مشقتوں، تکالیف شرعیہ میں اعتدال، مکلف کو خواہشات نفس کے داعیہ سے نکالنا، اصلی اور تابع مقاصد، خلوص نیت اور عمل کی صحت، اعمال میں نیابت، عادات کے معتبر ہونے، عبادات کی اصل تعبد ہونے اور عادات کے تعبد سے خالی نہ ہونے جیسے بڑے موضوعات پر مشتمل ہیں۔

جبکہ مقاصد المکلف میں آپؒ نے جن موضوعات پر بحث فرمائی ان میں اعمال کا دارومدار نیت پر ہونا، مکلف و شریعت کے قصد میں موافقت، غیر شرعی عمل کے باطل ہونے، مکلف و شارع کے قصد میں موافقت و مخالفت کے مختلف احوال، اپنے مصالح کا مکلف ہونا، شرعی مصالح کے قصد اور امتثال امر اور جائز اور ناجائز حیلوں کا بیان وغیرہ شامل ہے۔ آپؒ کو مجموعی طور پر امام جوینیؒ اور عزالدین بن عبدالسلامؒ کے بعد اس فن میں امام ثالث کا درجہ حاصل ہے تاہم تدوین وتصنیف کے اعتبار سے آپؒ کی کتاب الموافقات کو اولیت وفوقیت حاصل ہے یہی وجہ ہے کہ بعد کے علماء آپؒ کو شیخ المقاصدین کے لقب سے پکارتے ہیں۔

کتابیات

* ابو اسحاق الشاطبی، الموافقات فی اصول الشریعہ، بیروت، دار المعرفۃ، 1996م۔
* ابو اسحاق الشاطبی، فتاویٰ الامام الشاطبیؒ، تونس، نہج لواز الوردیۃ، 1985م۔
* محمد بن حسن الجوی، الفکر السامی فی تاریخ الفقہ الاسلامی، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، 1995م۔
* احمد بابا التنبکتی، نیل الابتھاج بتطریز الدیباج، طرابلس، منشورات دار الکتب، 2000م۔
* اسماعیل بن محمد امین البابانی، ھدیۃ العارفین، بیروت، دار احیاء التراث العربی، (س۔ن)۔
* محمد طاہر ابن عاشور، التعرف بمقاصد الشریعہ، بیروت، دار السلام، 2005م۔
* عبد الوہاب خلاف، اصول الفقہ، قاہرہ، دار القلم، 1986م۔
* محمد الخضری بک، تاریخ التشریع الاسلامی، قاہرہ، مطبعۃ دار الکتب، 1994م۔
* محمد یوسف موسیٰ، مقاصد الشریعہ الاسلامیہ، قاہرہ، دار الفکر العربی، 2001م۔
* سلیمان دنیا، النظرۃ المقاصدیۃ عند الامام الشاطبیؒ، قاہرہ، دار الکتب، 1987م۔